والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

﴿فضائل و مسائل قرآن و حدیث کی روشنی میں﴾

مؤلف

مفتی عبدالوہاب حسن

مُقَدِّمَة

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

امابعد! آج کل کی نسل کی اپنے والدین کے ساتھ برتاؤ کو دیکھ کر دل میں خیال آیا کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کے متعلق کوئی مختصر اور جامع کتاب لکھوں جس میں قرآن و حدیث کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف رحمہم اللہ کے واقعات و اقوال کو ذکر کروں جس میں اس نسل کے لئے کچھ نصیحت اور سبق آموز چیزیں ہو اور یہ نسل اس کو پڑھ کر اور عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت کو سنوار لیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کے پڑھنے والے کو اپنے والدین کی خدمت کرنے والا بنائے، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بنائے اور اس کتاب کو میرے اور میرے والدین اور میرے شیخ صاحب کے لئے ذریعہ نجات و مغفرت بنائے۔

آمین یارب العٰلمین بحرمة سید المرسلین

دعاؤں کا طالب

عبدالوہاب حسن

والدین کے اولاد پر حقوق:

اللہ ﷻ نے والدین کو وہ مقام و مرتبہ دیا جس کو قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ " **وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا**"[1]۔

ترجمہ: ور تیرے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سواہ کسی کی عبادت مت کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آو، اگر وہ یعنی ماں باپ تیری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، چاہے ان میں ایک پہنچے یا دونوں (اور اُن کی کوئی بات تجھے ناگوار گزرے تو) ان سے کبھی "ہوں" بھی مت کہنا اور نہ انھیں جھڑکنا اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا، اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا: اے ہمارے پروردگار! تو ان پر رحمت فرما، جیسا کہ انھوں نے بچپن میں مجھے پالا ہے۔

ان دو آیتوں میں اللہ ﷻ نے اپنا ایک حق بتایا اور فرمایا کہ صرف میری ہی عبادت کرنا اور والدین کے متعلق چھ حکم ارشاد فرمائیں، پہلا والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا، دوسرا اُن کو اُف تک نہ کہنا، اُن کو جھڑکنا مت، چوتھا اُن کے ساتھ ادب کے سے بات کرنا، پانچواں عاجزی کے ساتھ اپنے کندھے اُن کے لئے جُھکانا، چھٹا اُن کے لئے دعا کرنا۔

والدین کے ادب واحترام اور اطاعت کی اہمیت:

امام قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز کتاب "الجامع لاحکام القرآن" مشہور تفسیر قرطبی میں بیان فرمایا کہ " **أمر الله سبحانه بعبادته وتوحيده ، وجعل بر الوالدين مقرونا بذلك ، كما قرن شكرهما بشكره فقال : وقضى ربك ألا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحسانا . وقال : أن اشكر لي ولوالديك إلي المصير . وفي صحيح البخاري عن عبد الله قال : سألت النبي – ﷺ– أي العمل**

[1] سورۃ بنی اسرائیل:۲۳-۲۴

أحب إلى الله – عز وجل – ؟ قال : الصلاة على وقتها قال : ثم أي ؟ قال : ثم بر الوالدين قال ثم أي ؟ قال : الجهاد في سبيل الله"[1]۔

ترجمہ: اس آیت میں اللہ ﷻ نے والدین کے ادب و احترام ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو اپنی عبادت کے ساتھ ملا کر واجب فرمایا ہے جیسا کہ (سورہ لقمان میں) اپنے شکر کے ساتھ والدین کے شکر کو ملا کر لازم فرمایا ہے کہ تم میرا شکر کرو اور اپنے والدین کا بھی شکر ادا کرو، اور صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل اللہ ﷻ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کو اپنے وقت میں پڑھنا، پھر پوچھا کہ اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پھر پوچھا کہ اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ ﷻ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

والدین کی اطاعت وخدمت کے فضائل احادیث کی روشنی میں:

(۱) قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: الوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَلِكَ البَابَ أَوْ احْفَظْهُ[2]۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: باپ جنت کے دروازوں میں سب سے بہتر دروازہ ہے۔ اگر تو چاہے تو (باپ کی نافرمانی کرکے) اسے ضائع کردے یا چاہے تو (باپ کی فرمانبرداری کرکے) اسے اپنے لئے محفوظ کرلے۔

(۲)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ:أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ:ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ:ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ:ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ:ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ:ثُمَّ أَبُوكَ[3]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ رضی اللہ عنہ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری ماں۔ اس نے

---

[1] تفسیر قرطبی:۱۰/۲۳۸

[2] سنن الترمذی:۳/۳۷۵

[3] صحیح البخاری:۸/۲

دوبارہ عرض کیا: ماں کے بعد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری ماں۔ اس نے تیسری بار عرض کیا: ماں کے بعد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار عرض کیا: ماں کے بعد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرا باپ۔

(۳)عن عبد اللہ بن عمرو ﷠ عن النبی ﷺ قال رضی الرب فی رضی الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد[1]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص ﷠ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کا راضی ہونا ماں باپ کے راضی ہونے میں ہے اور اللہ کا ناراض ہونا ماں باپ کے ناراض ہونے میں ہے۔

(۴) مَنْ أَصْبَحَ مُطِيْعًا فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَه بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَانْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا، وَمَنْ أمسىٰ عَاصِيًا لله فی وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَه بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ، وَانْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا، قال الرجلُ: وانْ ظَلَمَاهُ؟ قال: وانْ ظَلَمَاهُ، وان ظَلَمَاهُ، وان ظلماه[2]۔

ترجمہ: جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں اللہ کا فرمانبر دار رہا تو اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھلے ہوتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک زندہ ہو اور اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو جنت کا ایک دروازہ کھلا رہتا ہے۔ اور جس نے اپنے والدین کے حقوق کی ادائیگی میں اللہ کی نا فرمانی کی، اس کے بتائے ہوے احکامات کے مطابق حسنِ سلوک نہ کیا تو اس کے لیے جہنم کے دو دروازے کھلے رہتے ہیں اور اگر والدین میں ایک زندہ ہو اور اس کے ساتھ بد سلوکی کرے تو جہنم کا ایک دروازہ کھلا رہتا ہے۔ کسی نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی! اگر چہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو؟ تو آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا: اگر چہ والدین نے ظلم کیا ہو۔

(۵)عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷛ أَنَّ رَجُلًا قَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ[3]۔

---

[1] سنن الترمذی: ۳/ ۳۷۴

[2] مشکاۃ المصابیح: ۳/ ۱۳۸۲

[3] مشکوۃ المصابیح: ۳/ ۱۳۸۲

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! والدین کا حق ان کی اولاد پر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :وہی دونوں تیری جنت اور جہنم ہیں"۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت و خدمت جنت میں لے جاتی ہے اور ان کی بے ادبی اور ناراضی دوزخ میں۔

(٦) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن رسول الله ﷺ قال:ما من ولد بار ينظر إلى والديه نظرة رحمة إلا كتب الله بكل نظرة حجة مبرورة، قالوا: وإن نظر كل يوم مائة مرة؟ قال: نعم، الله أكبر وأطيب"[1]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صالح اولاد محبت کی نظر سے اپنے والدین کو دیکھے تو اسے ہر نگاہ پر اللہ تعالیٰ ایک مقبول حج کا ثواب بخشتا ہے، لوگوں نے پوچھا: اگر دن میں سو مرتبہ دیکھے تو؟ فرمایا: تب بھی، اللہ بہت بڑا ہے اور بڑا پاکیزہ ہے (یعنی ہر مرتبہ دیکھنے کا ثواب حج مقبول کی صورت میں دے گا، اور اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہوئے گی)۔

والدین کی حق تلفی کی سزا آخرت سے پہلے دنیا میں ملتی ہے:

وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كلُّ الذنوبِ يغفرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شاءَ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجَّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الحياةِ قبلَ المماتِ"[2]۔

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ شرک کے علاوہ تمام گناہ ایسے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان میں سے جس قدر چاہتا ہے بخش دیتا ہے، مگر والدین کی نافرمانی کے گناہ کو نہیں بخشتا، بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو موت سے پہلے اس کی زندگی میں جلد ہی سزا دے دیتا ہے۔

والدین کی اطاعت کن چیزوں میں واجب ہے اور کہاں مخالفت کی گنجائش ہے:

---

[1] شعب الإيمان للبيهقي: ١٠/ ٢٦٦

[2] المستدرک للحاکم: ٤/ ١٧٢

اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ والدین کی اطاعت صرف جائز کاموں میں واجب ہے اور ناجائز یا گناہ کے کاموں میں ان کی اطاعت واجب تو کیا جائز بھی نہیں ہے چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ **لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق**[1]۔

ترجمہ: خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

والدین کی خدمت اور اچھے سلوک کے لئے ان کا مسلمان ہونا ضروری نہیں:

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ؓ قَالَتْ :قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ :وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ:نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ[2]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ بیان کرتی ہیں کہ میری والدہ میرے پاس آئیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مشرکہ تھیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! وہ اسلام سے اعراض کرتی ہیں، کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں تم ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "**إِن جَٰهَدَاكَ عَلَىٰٓ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي ٱلدُّنْيَا مَعْرُوفًا**"[3]۔

ترجمہ: جس کے ماں باپ کافر ہونے کا حکم کرے تو ان کی اس بات پر اطاعت مت کرنا اور دنیا میں ان کے اچھائی کا معاملہ کرنا۔

معروف سے مراد یہ ہے کہ ان کی خاطر مدارات کرنا ہے۔

مسئلہ: جب تک جہاد فرض عین نہ ہو جائے فرض کفایہ کے درجہ میں رہے تو اس وقت کسی کے لئے بغیر ماں باپ کی اجازت کے جہاد میں شریک ہونا جائز نہیں ہے چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ **جاء رجل إلى**

---

[1] شرح السنۃ:۱۰/۴۴

[2] صحیح البخاری:۳/۱۶۴

[3] سورۃ لقمان:۱۵

النبيﷺ فأستأذنه في الجهاد، فقال: أحيی والداک؟ قال: نعم قال: ففيهما فجاهد[1]۔

ترجمہ: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، اور جہاد میں جانے کی اجازت چاہی، آ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہارے والدین زندہ ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان ہی دونوں میں جہاد کرو۔

عن عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہما قال: جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي ﷺ يبايعه على الْهِجْرَة وَترك أَبَوَيْهِ يَبْكِيَانِ قَالَ: فَارْجِع إِلَيْهِمَا وأضحكهما كَمَا أبكيتهما[2]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے آیا، اوراس نے اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑا، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے پاس واپس جاؤ، اور انہیں ہنساؤ جیسا کہ رُلایا تھا۔

مسئلہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ جب کوئی چیز فرضِ عین یا واجب علی العین نہ ہو بلکہ کفایہ کے درجے میں ہو تو اولاد کے لئے وہ کام بغیر ماں باپ کی اجازت کے جائز نہیں اس میں مکمل علم دین حاصل کرنا اور تبلیغ دین کے سفر کرنے کا حکم بھی شامل ہے کہ بقدر فرضِ عین علمِ دین جس کو حاصل ہو وہ عالم بننے کے لئے سفر کرے تا لوگوں کو تبلیغ و دعوت کے لئے سفر کرے تو بغیر اجازت والدین کے جائز نہیں۔

مسئلہ: والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا جو حکم قرآن وحدیث میں آیا ہے اس میں یہ بھی داخل ہے کہ جن لوگوں سے والدین کی قرابت یا دوستی تھی ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا معاملہ کرے خصوصًا ان کی وفات کے بعد چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ **عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما قال : قال رسول الله ﷺ ابر البرصلة الولد اهل و دأبيه۔**

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکو کاریوں سے بڑھ کر نیکو کاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

---

[1] صحیح البخاری: ۴/ ۵۹

[2] تفسیر الدر المنثور: ۵/ ۲۶۲

عن مالک بن ربیعة الساعدی رضی اللہ عنہ قال: بینما نحن عند رسول اللہ ﷺ اذ جاءہ رجل من بنی سلمة فقال : یا رسول اللہ! ابقی من بر ابوی شئ ابرھما بہ من بعد موتھما ؟ قال : نعم ، الصلوۃ علیھما ، و الاستغفار لھما - و ایفاء بعھودھما من بعد موتھما و اکرا م صدیقھما،و صلة الرحم التی لا توصل الا بھما۔

ترجمہ: حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس درمیان جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو سلمہ سے ایک صاحب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیاماں باپ کے انتقال کے بعد اب کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کرتا رہوں؟ فرمایا: ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے استغفار کرتے رہنا، ان کے انتقال کے بعد اُن کے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا، اُن کے دوستوں کی عزت کرنا، اور وہ صلہ رحمی جو اُن کی وجہ ہو، کرنا۔

والدین کے ادب کی رعایت خصوصاً بڑھاپے میں:

والدین کی خدمت و اطاعت، والدین ہونے کی حیثیت سے کسی زمانے یا عمر کے ساتھ مقید نہیں ہر حال اور ہر عمر میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک واجب ہے لیکن واجبات و فرائض کی ادائیگی میں جو حالات عادۃً رکاوٹ بنا کرتے ہیں ان حالات کا میں قرآن کریم کا عام اسلوب یہ ہے کہ احکامِ قرآن ہر عمل کو آسان کرنے کے لئے مختلف پہلوؤں سے ذہنوں کی تربیت بھی کرتا ہے اور ایسے حالات میں تعمیلِ احکام کی پابندی کی مزید تاکید بھی خاص کر بڑھاپے کی حالات میں کہ بڑھاپے کی حالت میں اف بھی نہ کہنا چاہئے جیسا کہ ارشاد خداوندہ ہے کہ " **فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ** "۔

ترجمہ: ان سے کبھی "اُف" بھی مت کہنا۔

یعنی ان سے بدتمیزی کرنا یا ترش روئی سے بات کرنا یا ان کو ہر بات کا جواب دینا وغیرہ ذلک۔

مسئلہ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے والدین کے لئے رحم کی دعا کرنے کا ارشاد فرمایا اگر والدین مسلمان نہ ہو تو ان کی زندگی میں یہ دعا کرنا جائز ہے کہ ان کو دنیوی تکلیف سے نجات ہو اور ایمان کی توفیق ہو مرنے کے بعد ان کے لئے دعائے رحمت جائز نہیں ہے۔

ایک واقعہ عجیبہ:

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله، إن أبي أخذ مالي، فقال رسول الله ﷺ للرجل: «اذهب، فائتني بأبيك، فنزل جبريل على النبي ﷺ فقال: إن الله يقرئك السلام، ويقول: إذا جاءك الشيخ، فسله عن شيء قاله في نفسه ما سمعته أذناه فلما جاء الشيخ قال له النبي ﷺ ما زال ابنك يشكوك أنك تأخذ ماله؟ قال: سله يا رسول الله، هل أنفقه إلا على إحدى عماته أو خالاته أو على نفسي؟ فقال ﷺ إيه، دعنا من هذا، أخبرني عن شيء قلته في نفسك، ما سمعته أذناك قال الشيخ: والله يا رسول الله ما يزال الله يزيدنا بك يقينا قلت في نفسي شيئا ما سمعته أذناي قال: «قل، وأنا أسمع» . قال: قلت:

غذوتك مولودا ومنتك يافعا ... تعل بما أجني عليك وتنهل

إذا ليلة ضافتك بالسقم لم أبت ... لسقمك إلا ساهرا أتململ

تخاف الردى نفسي عليك وإنها ... لتعلم أن الموت وقت مؤجل

كأني أنا المطروق دونك بالذي ... طرقت به دوني فعيناي تهمل

فلما بلغت السن والغاية التي ... إليها مدى ما فيك كنت أؤمل

جعلت جزائي غلظة وفظاظة ... كأنك أنت المنعم المتفضل

فليتك إذ لم ترع حق أبوتي ... كما يفعل الجار المجاور تفعل

قال: فعند ذلك أخذ النبي ﷺ بتلابيب ابنه، وقال:أنت ومالك لأبيكَ[1]۔

ترجمہ: ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ میرے والد نے میرا سب مال لے لیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے والد کو بلا کر لاؤ۔ اسی وقت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ جب اس لڑکے کا والد آجائے تو آپ ﷺ اس سے پوچھیں کہ وہ کلمات کیا ہیں جو اس نے دل میں کہے ہیں۔ اس کے کانوں نے بھی ان کو نہیں سنا، جب وہ نوجوان اپنے والد کو لے کر آیا۔ تو نبی

---

[1] تفسیر قرطبی: ۱۰/۲۴۵-۲۴۶

کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا آپ کا بیٹا آپ کی شکایت کرتا ہے کیا آپ نے اس کا مال چھین لیا ہے، والد نے عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اسی سے پوچھ لیں کہ میں اس کی پھوپھی، خالہ یا اپنے نفس کے سوا کہیں خرچ کرتا ہوں۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ پس حقیقت معلوم ہو گئی، اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کے والد سے دریافت فرمایا وہ کلمات کیا ہیں جو تم نے دل میں کہے اور تمہارے کانوں نے بھی نہیں سنا؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یعنی جو بات کانوں نے سنی اس کی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اطلاع ہو گئی پھر اس نے کہا کہ میں نے چند اشعار دل میں پڑھے تھے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا وہ اشعار ہمیں بھی بتاو۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے دل میں یہ کہا تھا:

میں نے تجھے بچپن میں غذا دی اور جوان ہونے
کے بعد تمہاری ہر ذمہ داری اٹھائی تمہارا سب کچھ میری کمائی سے تھا۔
جب کسی رات تمہیں کوئی بیماری پیش آ گئی تو میں نے رات نہ گزاری مگر
سخت بیداری اور بیقراری کے عالم میں۔ مگر ایسے جیسے کہ بیماری تمہیں
نہیں مجھے لگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے تمام شب روتے ہوئے گزار دیتا۔
میرا دل تمہاری ہلاکت سے ڈرتا رہا، اس کے باوجود کہ میں جانتا تھا کہ
موت کا ایک دن مقرر ہے۔ جب تو اس عمر کو پہنچ گیا تو پھر تم نے میرا
بدلہ سخت روئی اور سخت گوئی بنالیا، گویا کہ تم ہی مجھ پر احسان و انعام
کر رہے ہو۔ اگر تم سے میرا حق ادا نہیں ہو سکتا تو کم از کم اتنا ہی کر
لیتے جیسا ایک شریف پڑوسی کیا کرتا ہے۔ تو نے مجھے کم از کم پڑوسی کا
حق ہی دیا ہوتا۔ میرے ہی مال میں مجھ سے بخل سے کام نہ لیا ہوتا۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب یہ سنا تو بیٹے کو فرمایا "انت و مالک لا بیک" کہ تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

والدین کی نافرمانی کا عبرتناک واقعات:

(۱)ایک قبرستان میں مغرب کے بعد ایک قبر پھٹتی تھی اس میں سے ایک شخص نکلتا جس کا سر گدھے کی مانند تھا گدھے کی آواز نکال کر چند لمحے بعد قبر میں چلا جاتا تھا کسی نے لوگوں سے پوچھا کہ آخر اس قبر والے کے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہورہاہے؟ کیا وجہ ہے؟ بتانے والے نے بتایا کہ یہ آدمی شراب پیتا تھا اس کی ماں اسے ڈانٹتی تھی تو یہ کہتا تھا کہ گدہے کی طرح چلاتی ہے(اس وجہ سے اس کے ساتھ یہ معاملہ ہو رہاہے)۔

العیاذ باللہ! اللہ ﷻ ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین۔

(۲) ایک آدمی ماں کا خدمتگار تھا ایک سال حج کو جانے کا ارادہ کیا تو ماں نے کہا کہ میں ضعیف ہوں تم میرے انتقال کے بعد چلے جانا چند سال گذر گئے نہ اس کی ماں ٹھیک ہوتی اور نہ اس کا انتقال ہوا تو وہ شخص ماں کی اجازت کے بغیر حج کرنے چلا گیا راستہ میں ایک بستی میں قیام کیا رات کو مسجد میں تہجد پڑھنے لگا تو اس بستی میں ایک چور نے چوری کی، گاؤں والوں نے اس چور کا پیچھا کیا وہ چور مسجد میں داخل ہوا اور سامان رکھ کر دوسری طرف سے نکل گیا گیا لوگوں نے چور کو مسجد میں داخل ہوتے دیکھ لیا تھا جب وہ لوگ مسجد میں آئیں تو دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور ساتھ میں مسروقہ سامان بھی رکھا ہوا ہے لوگوں نے تعجب کیا کہ عجیب چور ہے چوری بھی کرتا ہے اور نماز پڑھ کر لوگوں کو دھوکہ دے رہاہے، اس کو بادشاہ کے پاس لے جایا گیا بادشاہ نے حکم دیا کہ چوری کرنے کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور مسلمانوں کو دھوکا دینے کی وجہ سے ایک پاؤں کاٹ کر گدھے میں منہ کالا کر کے بیٹھایا جائے اور پورے شہر میں گھمایا جائے تو وہ شخص کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت یہ نہ فرمائیں کہ چوری کہ وجہ سے ہاتھ کاٹا جائے اور مسلمان کو دھوکہ دینے کی وجہ سے پاؤں کاٹ کر منہ کالا کرکے گدھے پر بٹھا کر پورے شہر میں گھمایا جائے بلکہ یہ فرمائیں جو شخص بھی اپنی ماں کی اجازت کے بغیر حج کرے گا اس کا یہی انجام ہے۔(جمال البیان)۔

ماں باپ کی خدمت کرنے والوں کا مقام:

(۱)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا اور قرآن کریم پڑھنے کی آواز سنی، تو میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ جواب ملا: یہ خوش بخت حارثہ بن نعمان ہے! یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "**کذلک البّر، کذلک**

البرّ ،وکان ابرّالناس بأمه'' واقعی نیکی ایسی ہی ہوتی ہے ، نیکی ایسی ہی ہوتی ہے یعنی نیکی کا پھل ایسا ہی ہوتا ہے ، حارثہ بن نعمان اپنی والدہ کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کرنے والا ہے۔

(۲) سیدنا اسیر بن جابر کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے)یعنی وہ لوگ جو ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لئے جہاد کرنے کو آتے ہیں (تو وہ ان سے پوچھتے کہ تم میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے ؟ یہاں تک کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا کہ تمہارا نام اویس بن عامر ہے ؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم مراد قبیلہ کی شاخ قرن سے ہو ؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہیں برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درہم برابر باقی ہے ؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہاری ماں ہے ؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ تب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تمہارے پاس اویس بن عامر یمن والوں کی فوج کے ساتھ آئے گا ، وہ قبیلہ مراد سے ہے جو قرن کی شاخ ہے۔ اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درہم باقی ہے۔ اس کی ایک ماں ہے۔ اس کا یہ حال ہے کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو سچا کرے۔ پھر اگر تجھ سے ہو سکے تو اس سے اپنے لئے دعا کرانا۔ تو میرے لئے دعا کرو۔ پس اویس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لئے بخشش کی دعا کی۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم کہاں جانا چاہتے ہو ؟ انہوں نے کہا کہ کوفہ میں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تمہیں کوفہ کے حاکم کے نام ایک خط لکھ دوں ؟ انہوں نے کہا کہ مجھے خاکساروں میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ جب دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسوں میں سے حج کیا۔ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اویس کا حال پوچھا تو وہ بولا کہ میں نے اویس کو اس حال میں چھوڑا کہ ان کے گھر میں اسباب کم تھا اور)خرچ سے (تنگ تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اویس بن عامر تمہارے پاس یمن والوں کے امدادی لشکر کے ساتھ آئے گا ، وہ مراد قبیلہ کی شاخ قرن میں سے ہے۔ اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا صرف درہم کے برابر باقی ہے۔ اس کی ایک ماں ہے جس کے ساتھ وہ نیکی کرتا ہے۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو سچا کرے۔ پھر اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ تیرے لئے دعا کرے تو اس سے دعا کرانا۔ وہ شخص یہ سن کر اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرے لئے دعا کرو۔ اویس نے کہا کہ تو ابھی نیک سفر کر کے آ رہا ہے)یعنی حج سے (میرے لئے دعا کر۔ پھر وہ شخص بولا کہ میرے لئے دعا کر۔ اویس نے یہی جواب دیا پھر پوچھا کہ تو سیدنا

عمر رضی اللہ عنہ سے ملا؟ وہ شخص بولا کہ ہاں ملا۔ اویس نے اس کے لئے دعا کی۔ اس وقت لوگ اویس کا درجہ سمجھے۔ وہ وہاں سے سیدھے چلے۔ اسیر نے کہا کہ میں نے ان کو ان کالباس ایک چادر پہنائی جب کوئی آدمی ان کو دیکھتا تو کہتا کہ اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی ہے؟

(۳)ماں کی خدمت کی وجہ سے بنی اسرائیل کے ایک شخص کو گائے کے برابر سونا ملا جس کا واقعہ سورۃ البقرۃ میں آیاہے۔

لہذا ماں باپ کی خدمت کرنے کی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ دنیا میں بھی ترقی سے نوازتے ہیں اور آخرت میں اس کو وہ مقام عطا فرمائیں گے جس کا ہمیں وہم و گُمان بھی نہیں ہے۔

قارئین کرام! آپ اپنے والدین کی خدمت کریں اور ان کی عزت واحترام کریں اور ان کی زندگی میں ان کو راضی کرلیں اور اگر ان کا انتقال ہو گیا ہے تو اُن کے لئے ایصالِ ثواب کرکے اور ان کے عزیز و اقارب کے ساتھ احسن برتاؤ کریں اور ان کے فرمانبرداروں میں شامل ہو جائیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ماں کے حق کو ضائع کرکے بیوی کی اطاعت کرنا قیامت کی علامت:

عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إذا فعلت أمتي خمس عشرة خصلةً حلّ بها البلاء، فقيل: وما هنّ يا رسول الله؟ قال: إذا كان المغنم دولًا، والأمانة مغنمًا، والزكاة مغرمًا، وأطاع الرجل زوجته و عقّ أمّه، وبرّ صديقه وجفا أباه، وارتفعت الأصوات في المساجد، وكان زعيم القوم أرذلهم، وأكرم الرجل مخافة شرّه، وشربت الخمور، ولبس الحرير، واتخذت القنيات والمعازف، ولعن آخر هذه الأمة أوّلها، فليرتقبوا عند ذلك ريحًا حمراء أو خسفًا أو مسخًا"[1]۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری امت پندرہ عادات اپنائے گی تو ان پر مصیبتیں نازل ہوں گی، کہا گیا: وہ کیا ہیں یارسول اللہ ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غنیمت امیروں کے درمیان بطورِ ملکیت ہو گی، امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا، زکاۃ کو تاوان سمجھا جائے گا، آدمی اپنی بیوی

---

[1] السنن الترمذی: ۴/ ۶۴

کی اطاعت کرے گا اور اپنی والدہ کی نافرمانی کرے گا، اپنے دوست کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے گا اور اپنے والد کے ساتھ بے رحمی سے پیش آئے گا، مساجد میں آوازیں بلند ہوں گی، قوم کا بڑا ان میں سے ذلیل شخص ہو گا، آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کی وجہ سے کیا جائے گا، شرابیں پی جائیں گی، ریشم پہنا جائے گا، آلاتِ موسیقی بنائے جائیں گے / اختیار کیے جائیں گے، امت کے پچھلے لوگ پہلوں پر لعنت کریں گے، پس اس وقت انتظار کرو سرخ ہوا یا خسف و مسخ کا۔

والد کے ساتھ خیر خواہی پر جنت میں داخلہ:

يؤتى برجل يوم القيامة-----وكذا تستوي كفتا الميزان لرجل فيقول الله تعالى له :لست من أهل الجنة ولا من أهل النار، فيأتي الملك بصحيفة فيضعها في كفة الميزان فيها مكتوب أف فترجح على الحسنات لأنها كلمة عقوق ترجح بها جبال الدنيا فيؤمر به إلى النار قال :فيطلب الرجل أن يرده الله تعالى فيقول: ردوه فيقول له أيها العبد العق لأي شيء تطلب الرد إلي فيقول: إلهي رأيت أني سائر إلى النار وإذ لا بد لي منها وكنت عاقاً لأبي وهو سائر إلى النار مثلي فضعف علي به عذابي وأنقذه منها.قال :فيضحك الله تعالى ويقول: عققته في الدينا وبررته في الآخرة خذ بيد أبيك وانطلقا إلى الجنة[1]۔

ترجمہ: قیامت کے دن ایک شخص کے میزان کے دونوں پلڑے برابر ہونگے، اللہ ﷻ فرمائیں گے تو نہ جنتی ہے اور نہ جہنمی ہے اتنے میں فرشتہ ایک صحیفہ لے کر میزان کے بدی کے پلڑے میں رکھے گی جس میں اف (والدین کی تکلیف و صدمہ کی آواز) لکھا ہو گا جو بدی کے پلڑے کو وزنی کر دیگا اسلئے کہ یہ (اف) ایسا کلمہ ہے جو دنیا کے پہاڑوں کے مقابلے بھاری ہے- چنانچہ اس کے لئے جہنم کا فیصلہ ہو گا- وہ شخص اللہ ﷻ سے جہنم سے نجات پانے کی درخواست کرے گا تو اللہ ﷻ فرشتوں سے فرمائیں گے اس کو واپس لے آو پھر اللہ ﷻ اسے فرمائیں گے اے ماں باپ کے نافرمان تو جس بناء پر جہنم سے چھٹکارے کی درخواست کر تا ہے وہ شخص کہے گا- اے رب! میں جہنم میں جانے والا ہوں مجھے وہاں سے چھٹکارا نہیں کیونکہ میں والد کا نافرمان تھا اور میں ابھی دیکھ رہا ہوں کہ میرا باپ بھی میری طرح جہنم میں جانے والا ہے لہذا میرے باپ کے بدلہ میں میرا عذاب دوگنا کر دیا جائے اور اسکو جہنم

[1] التذکرۃ للقرطبی: ۳۴۷-۳۴۷

سے چھٹکارا دیا جائے یہ بات سن کر اللہ ﷻ ہنس پڑیں گے (کما یلیق بشانہ) اور فرمائیں گے -(دنیا میں تو اسکا نافرمان تھا اور آخرت میں اسکو بچا رہے ہو پکڑو اپنے باپ کا ہاتھ اور دونوں جنت میں چلے جاو)۔

ماں باپ کی نافرمانی قیامت کی علامت ہے:

ان تلد الامة ربتها

ترجمہ: باندیاں آقا کو جنیں گی۔

مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب بد اخلاقی اور نافرمانی کا اس قدر زور ہو گا کہ کہ ماں باپ کی حیثیت گھٹ کر رہ جائے گی، جن ماں باپ نے اپنے اولاد کی پرورش کی تھی، انہیں چلنا پھرنا سکھایا، بولنا لکھنا سکھایا اور بچپن میں ان کے ناز نخرے برداشت کئے تھے، ان کی اولاد بڑی ہوتے ہی ماں باپ پر حکومت چلانے لگے گی، اونچی آواز میں گفتگو کرے گی، بدزبانی کرے گی، اپنی مرضی چلائے گی اور ان کی اہمیت گھٹا کر ان کے ساتھ نوکروں جیسا سلوک کرے گی۔ اولاد کے سامنے بوڑھے ماں باپ کو دیکھ کر ایسا لگے گا کہ یہ ان کے غلام اور نوکر ہیں۔

ماں کی خدمت سے کبیرہ گناہوں کی معافی:

(۱) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ حضرت میں نے ایک جگہ شادی کا پیغام بھیجا لیکن لڑکی نے انکار کر دیا ایک دوسرے آدمی نے بھیجا لڑکی نے منظور کر لیا یہ دیکھ کر مجھے غیرت آئی اور میں نے جذبات سے بے قابو ہو کر اس عورت کو مار ڈالا حضرت بتائیں کہ اب میرے لئے توبہ کی کوئی شکل ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے پوچھا یہ بتاؤ تمہاری ماں زندہ ہے؟ وہ آدمی بولا حضرت ماں کا تو انتقال ہو چکا ہے آپ نے فرمایا جاؤ سچے دل سے توبہ کرو اور جہاں تک تم سے ہو سکے ایسے کام کرو جن سے خدا کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرو، حضرت زید بن اسلم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچے اور پوچھا خدا کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ماں کے ساتھ نیک سلوک سے بڑھ کر مجھے نہیں معلوم کہ کوئی اور عمل بھی ہو سکتا ہے۔

(۲) ایک آدمی پیارے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے خدا کے رسول ﷺ! میں ایک بہت بڑا گناہ کر بیٹھا ہوں، کیا میرے لئے بھی توبہ کی کوئی صورت ممکن ہے؟ رحمتِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کیا

تیری ماں زندہ ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ نہیں، پھر آپ ﷺ نے پھر پوچھا اچھا تمہاری خالہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا خالہ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

ان دو واقعات سے ماں کی عظمت اور ماں کی خدمت کی دینی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ آدمی اگر بڑے سے بڑے گناہ کرلے تو اس کے عذاب سے بچنے کے لئے اور خدا کو خوش کرنے کی شکل حضور ﷺ نے یہ بتائی کہ ماں کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے، اور خدا کی رحمت کی انتہاء ہے کہ اگر ماں انتقال کرگئی ہو تو ماں کی بہن (خالہ) کے ساتھ اچھا سلوک کر کے آدمی اپنی دنیا و آخرت بنا سکتا ہے۔

والدین کا حق ادا کرنے کی دعا:

علامہ عینی رحمہ اللہ نے شرح بخاری میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ **عَن أنس رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُول ﷺ (من قَالَ: الْحَمد لله رب الْعَالمين رب السَّمَوَات، وَرب الأَرْض رب الْعَالمين، وَله الْكِبْرِيَاء فِي السَّمَوَات وَالْأَرْض، وَهُوَ الْعَزِيز الْحَكِيم، لله الْحَمد رب السَّمَوَات وَرب الأَرْض رب الْعَالمين، وَله العظمة فِي السَّمَوَات وَالْأَرْض وَهُوَ الْعَزِيز الْحَكِيم هُوَ الْملك رب السَّمَوَات وَرب الأَرْض وَرب الْعَالمين، وَله النُّور فِي السَّمَوَات وَالْأَرْض وَهُوَ الْعَزِيز الْحَكِيم، مرّة وَاحِدَة، ثمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَل ثَوَابهَا لوالدي لم يبْق لوَالِديهِ حق إِلاَّ أَدَّاهُ إِلَيْهِمَا**[1]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک مرتبہ مذکورہ بالا دعا پڑھے گا اور اس کے بعد یہ دعا کرے کہ یا اللہ میرے والدین کو اس کا ثواب پہنچادے، اس نے والدین کا حق ادا کردیا۔

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ لأبي: إذا أردت أن تتصدق صدقةً فاجعلها عن أبويك؛ فإنه يلحقهما أجرها ولاينتقص من أجرك شيئاً"[2]۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جب تم صدقہ کرنا چاہو، تو اپنے والدین کی طرف سے کرو، کیوں کہ اس کا ثواب ان کو ملتا ہے اور تمہارے اجر میں بھی کمی نہیں کی جاتی۔

---

[1] عمدۃ القاری: ۳/۱۱۸-۱۱۹

[2] شعب الایمان للبیہقی: ۱۰/۳۰۳

حدیث شریف میں ہے کہ آدمی اگر کوئی نفل صدقہ کرے تو اس میں کیا حرج ہے کہ اس کا ثواب والدین کو بخش دیا کرے بشرطیکہ وہ مسلمان ہو اس صورت میں ان کو ثواب پہنچ جائے گا اور صدقہ کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو گی۔ کنز

نوٹ: حضرت امام اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص اپنے والدین کی زندگی میں نافرمان تھا پھر ان کے انتقال کے بعد ان کے لئے استغفار کرے، اُن کے ذمہ قرض ہو تو اس کو ادا کرے اور ان کو بُرا نہ کہے تو وہ فرمانبرداروں میں شمار ہو گا اور جو شخص والدین کی زندگی میں فرمانبردار تھا لیکن ان کے مرنے کے بعد ان کو بُرا بھلا کہا اور ان کا قرض بھی ادا نہیں کرتا اور نہ ان کے لئے استغفار کرتا ہے تو وہ نافرمان شمار ہو گا۔ در منثور

والدین کا مقام

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ، أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ[1]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سرورِ عالم ﷺ کی ایک حدیث روایت کی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص برباد ہو جائے، وہ شخص برباد ہو جائے، وہ شخص برباد ہو جائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ کون شخص ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پائے پھر وہ اُن کی خدمت کر کے اُن کو خوش کر کے اپنے آپ کو جنت میں داخل نہ کر لے ایسا شخص ہلاک ہو جائے۔

اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھئے آٹھ سو شاگردوں کو پڑھانے جاتے تھے تو راستہ میں اُن کی والدہ کا مکان پڑتا تھا یہ اپنی ماں کو سلام کر کے اور اُن کی دعا لے کر جایا کرتے تھے۔

والدین کا ادب اور نقوشِ اسلاف:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اپنی والدہ بہت ادب و احترام کرتے تھے، جب کبھی اُن کی والدہ صاحبہ کو مسئلہ معلوم کرنا ہوتا تو وہ سن رسیدہ فقیہہ سے دریافت کرتیں ایسے موقع پر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اپنی والدہ کو اونٹ پر سوار کرتے اور خود اونٹ کی نکیل پکڑ کر پیدل چلتے جب لوگ دیکھتے تو ادب و احترام کی وجہ سے راستہ کے دونوں

---

[1] شعب الایمان للبیہقی: ۱۰/ ۲۸۵

طرف کھڑے ہو کر سلام کرتے، امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی والدہ ان سے مسئلہ دیافت کرتیں کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ سن رسیدہ فقیہہ کو صحیح مسئلہ کا حل معلوم نہ ہوتا تو وہ زیر لب امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھ لیتی پھر اونچی آواز سے آپ رحمہ اللہ کی والدہ کو بتا دیتی، امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تواضع اور اُن کے ادب کا یہ عالم تھا کہ ساری زندگی اپنی والدہ پر یہ ظاہر نہ ہونے دیا کہ آپ جو مسائل اُن سے پوچھتی ہیں وہ میں ہی بتاتا ہوں یہ سب اس لئے تھا کہ والدہ صاحبہ کی طبیعت کی جس طرح مطمئن ہوتی ہے ہونی چاہیئے، اس ادب واحترام کے صدقے ہی امام صاحب رحمہ اللہ امام اعظم بنے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں والدین کی خدمت کرنے والا بنائے۔ آمین

عبدالوہاب حسن

بروزِ جمعۃ المبارک

۱۶/صفر المظفر/۱۴۴۳ھ بمطابق ۲۴/ستمبر/۲۰۲۱ء

مؤلف کی دیگر تالیفات و تحقیقی مقالات

۱۔ مصطلح الاحادیث مع حکمہ ومثالہ (عربی)

۲۔ رسالۃ عمر رضی اللہ عنہ الی ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ (عربی)

۳۔ احسن المقال فی تحسین صیام شوال

۴۔ مورگیج لون کا حکم

۵۔ بکرا صدقہ کرنے کی شرعی حیثیت

۶۔ حرام مغز کے بارے میں تحقیق

۷۔ وینٹیلیٹر کے استعمال کی شرعی حیثیت

۸۔ اسلامی بینکاری میں مشارکہ کا عملی جائزہ

مکتبہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ